مارتا ہے نہ کوئی تارتا ہے جیو جیسے کرم کرتا ہے ویسے ہی بھوگتا ہے۔

انجان جھوٹی باتوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اُن کو نہیں چھوڑتے ہیں۔ کھوٹے گوروؤں کے پیچھے لگ کر بھولے ہوئے پھرتے ہیں۔ میں ایک مثل سُناتا ہوں کہ ایک لڑکے نے اپنے باپ کی کیسی سیوا بھگت کری:

جمبودیپ میں بجے سور نام کا ایک گاؤں تھا جس میں ایک بیوپاری رہا کرتا تھا۔ جس کا نام مہسیر دت تھا اور وہ بیوپاری بہت ہی سادہ لوح تھا۔ اُس کا باپ دوزخی تھا کیوں کہ کھوٹے کام کرتا تھا مرتے وقت اُس نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جب میرے سرادہ کا دن آوے تو ایک جاوموش مار کر سرادہ میں بلے دان کرنا۔ اگر تو ایسا نہ کریگا تب تو عاقبت میں میرا دیندار ہوگا یہ کہ کر کے اُس کا باپ مر گیا اور مر کر بھینسا کی جونی میں جا پیدا ہوا اور ماتا مر کر کُتے کی جون میں جا پڑی جو ایک پڑوسی کے گھر میں رہتی تھی وہ استری دھن کی بڑی لالچنی تھی ایک جگہ گاڑ کر مر گئی تھی۔ مرتے وقت اُس کا پتہ کسی کو نہ بتلایا تھا اور جو اُس بیوپاری کی عورت تھی وہ بھاری بدچلن تھی نوکر کے ساتھ اُس کی دوستی ہوگئی۔ ایک دن اُس بیوپاری نے نوکر کو اپنی عورت کے ساتھ

بدفعلی کرتے دیکھ لیا اور اُس کو ایسا مارا کہ جان سے مار ڈالا اُس نوکر نے اپنے دل میں خیال کیا کہ جیسا میں نے کیا تھا ویسا پھل پا لیا۔ وہ نوکر وہاں سے مر کر اُسی عورت کے شکم میں جا داخل ہوا اور بعد نو ماہ کے لڑکا پیدا ہوا۔ اُس عورت نے اپنے خاوند کے روبرو ہاتھ باندھے کہ آج سے پیچھے کوئی ایسا بدکام نہ کرونگی اب مجھے معاف کر دیجئے۔ تیرے سوائے دوسرے کو بالکل میں کبھی نہ چاہونگی۔ چنانچہ خاوند نے اُس کا قصور معاف کر دیا وہ اپنے گھر میں بستی رہی کچھ عرصہ گذرنے کے بعد سرادوں کے دن آ گئے۔ اُس بیوپاری کو اپنے باپ کا کہنا یاد آیا اُسی وقت بھینسا خرید کیا اور بروزِ تہتہ بھینسا کو مار کر اُس کا سرادہ کیا۔ اور بہت قسم کے کھانے بنائے اور برہمنوں کو کھلانے کے واسطے بلوایا۔ وہ کُتّی جس کا اُوپر ذکر آ چکا ہے بھوجن دیکھ کر باورچی خانہ کی طرف دوڑے۔ بیوپاری نے زودکوب کر کے باورچی خانہ سے باہر نکالدی اور اپنے لڑکے کو گود میں لیکر لاڈ لڈانے لگا جو اُس کی عورت کا یار تھا۔ اِتفاق سے اُسی وقت ایک سادھو اوتم پرش وہاں آ گیا مہیسر دت نے اُس کے پاؤں پر سر رکھ کر نمشکار کر کے عرض کی کہ مہاراج روٹی لو۔ سادھو جی نے کہا تعجب ہے ایسا آکار ج ہم نے آج تک نہیں دیکھا جیسا یہاں دیکھا ہے۔ مہیسر دت نے کہا کہ

مہاراج مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا کرپا کرکے تفصیل سے بتادو۔ سادھو نے کہا کہ باپ کو مار کر کھانا تیار کیا اور ماں کو زودکوب کرکے گھر سے نکال دیا اور جو تیرا دشمن ہے اُس کو لاڈ کر رہا ہے یہ تیری کرتوت ہے۔ مہیسر دت نے کہا مہاراج میں ٹھیک سے نہیں سمجھ سکا مہربانی کرکے ذرا اور تفصیل سے بتاؤ۔ سادھو نے فرمایا کہ تیرے باپ نے تجھے بھینسا کا اوپدیش دیا تھا جس کے سبب سے وہ بھینسا کی جون میں جا پیدا ہوا اور تیری ماں کتّی کی جون میں پیدا ہوئی۔ پھر مہیسر دت نے کہا کہ اس بات کا کس طرح یقین کیا جاوے۔ سادھو نے کہا کہ یہ کتّی تیری والدہ ہے۔ اُس نے جو دھن زمین میں دفن کیا ہوا ہے وہ تم کو خود بتلا دیگی۔ جب کتّی کے کان میں یہ آواز پڑی اُسی وقت کتّی کو گیان پیدا ہو گیا اور پہلا جنم اپنا گیان میں دیکھا اُسی وقت کتّی مکان کے اندر گئی اور جا کر ایک گوشہ کو پاؤں سے کھودنے لگی اُس کے نشان پر جب زمین کھودی گئی تو زر مدفونہ ہاتھ آیا یہ دیکھ کر مہیسر دت بہت ہی حیران ہوا۔ اُسی وقت سادھو جی کے پاؤں پر گر پڑا اور گرہستی کا دھرم کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ کتّی کی عمر قریب اختتام کے تھی اُس نے کھانا پینا ترک کر دیا تھا تھوڑے عرصہ کے بعد مر کر اچھی جگہ جا پیدا ہوئی۔

اے پر بھب تو اُس مثل پر خیال کر انجان گورو کے بس ہو کر انسان اپنے آپ کو ڈبو لیتا ہے اور جنم جنم میں روتا پھرتا ہے۔ اُسکوترمان پد حاصل نہیں ہوتا ہے جیسے ایک احمق نے اپنے گھر انب کا درخت لگایا تھا اور کسی موقع پر گنگا جی پر گیا وہاں جا کر گھر کی طرف منہ کر کے گنگا کا پانی اُچھالنے لگا۔ لوگوں نے کہا کہ تو کیا کر رہا ہے۔ اُس احمق نے جواب دیا کہ میں اپنے گھر پانی کو پہنچاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا تو بڑا احمق ہے ایسے کس طرح وہاں پانی پہنچ سکے گا۔ اسی طرح اپنے بزرگوں کو کوئی شخص کچھ نہیں پہنچا سکتا ہے جو کرم پیچھے کئے ہوتے ہیں اُنہیں کا پھل اُس کو ملتا ہے۔ اپنے کرموں کے مطابق آرام اور تکلیف پاتا ہے۔ سب باتیں بناوٹی ہیں بلکہ وہم ہی وہم ہے۔ جن گرنتھوں میں ایسی ایسی باتیں لکھی ہیں وہ سب گرنتھ حریص اور شہوت پرست لوگوں نے اپنی اپنی خواہش کے مطابق بنائے ہیں۔ طمع نفسانی سے جھوٹی مت چالدی ہیں۔ جیسے مرگ دانہ کے لالچ میں آ کر جال میں پھنس جاتا ہے ویسے ہی سنساری جھوٹی مت والوں کی بہکاوٹ میں آ جاتے ہیں۔ سچّے دھرم کی طرف سے گمراہ ہو جاتے ہیں اس واسطے لوگ اندھیرے میں پڑے ہوئے ایسے ایسے خیالوں کی طرف لگے ہوئے ہیں۔ ورنہ کون بیٹا

اور کون باپ۔ جب پربھب نے یہ حال سنا تو کہا آپ نے مجھے اندھیرے سے نکال کر روشنی دکھلا دی اوراب میرے دل میں ٹھیک ٹھیک اصلی سروپ سنسار کا بیٹھ گیا اب کوئی شک کسی قسم کا باقی نہیں رہا۔ میں بہت بُرا شخص ہوں مانند لوہے کے سخت تھا آپ کے سنگ سے سونا بن گیا۔ کیونکہ آپ پارس ہیں میں آپ کی تعریف کروں جیسے آپ کی مرضی ہو ویسے کرو میں بھی آپ کے ساتھ رہونگا۔ پربھب نے نیندروپی ودیّا کھینچ لی وہ استریاں بیدار ہوگئیں اب اُنکا حال سُنو وہ کیا کیا بولتی ہیں۔